سوال

(187) شعبان کی پندرہویں رات پوری یا نصف رات پابندی کے ساتھ الخ

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

شعبان کی پندرہویں رات پوری یا نصف رات پابندی کے ساتھ مجلس وعظ منعقد کرنا کیسا ہے؟ اصحاب مجلس اس کی وجہ جواز یہ بتاتے ہیں کہ یہ ہماری انجمن کا سالانہ جلسہ ہے، نیز یہ کہ اس سے مسلک اہل حدیث کی اشاعت ہوجاتی ہے۔ اور شب برات کی مروجہ خرافات کی تردید ہوجاتی ہے، چونکہ احناف رات بھر جاگتے ہیں۔ لیکن ان کا وعظ کہیں نہیں ہوتا۔ اس لیے ہماری طرف چلے آتے ہیں۔ کیا خیر القرون میں اس کی نظر ملتی ہے؟

سوال :... (۲) پندرہویں شعبان کو حلوا پکانا کیسا ہے؟ جائز کہنے والے کہتے ہیں ہم رسم نہیں کرتے بلکہ بچوں کو خوش کرنے کے لیے نیز ہمیں حلوا بھیجنے والوں کا ادھار دینے کے لیے ایسا کرتے ہیں۔ کیا اسے اہل بدعت کی مشابہت کہہ کر جائز قرار دیا جاسکتا ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

جواب :...(۱) اتفاقیہ طور پر شب برات میں مجلس وعظ منعقد کرلی جائے تو کوئی مضائقہ نہیں ہے، لیکن اس شب میں مجلس وعظ منعقد کرنے کی پابندی اور اس کا التزام ٹھیک نہیں ہے، اس التزام اور پابندی سے اجتناب میرے نزدیک راجح اور احوط ہے، اولاً تو اس کی نظیر خیر القرون میں بالکل نہیں ملتی ثانیاً مجوزین التزام کی بیان کردہ مصلحت (مروجہ خرافات کی تردید) ایک موہوم امر ہے، دیوبندی ان خرافات وبدعات میں مبتلا اور ملوث ہوتے نہیں۔ کہ ان کو ان امور کا بدعی ہونا بتایا جائے رہ گئے بدعتی تو وہ اہل حدیثوں کے ایسے مجلسوں میں شریک کب ہوتے ہیں۔ بالفرض شریک بھی ہوں تو چونکہ یہ مجلس عموماً بعد عشاء منعقد ہوتی ہے، اور اس وقت یہ بدعتی سارے مروجہ خرافات کرچکے ہوتے ہیں۔ پس اس تردید بعد از وقت سے کیا نتیجہ اور فائدہ حاصل ہوگا اور دوسری شب رات تک آپ کی تردید کا کیا اثر باقی رہے گا۔ یہ تو ایسا ہی ہے کہ شعبان کی تاریخ آخری میں آنحضرت ﷺ نے خطبہ کے اندر جو حدیث ((یایھا الناس قد اظلکم شھر عظیم شھر مبارک فیہ لیلة خیر من الف شھر)) (الحدیث) بیان فرمائی تھی۔ اس حدیث کو اور روزہ کے فضائل واحکام اور لیلة القدر کے فضائل و آداب اور عید کی فضیلت اور زکوٰة اور صدقہ الفطر کے احکام پر مشتمل احادیث وآیات کو خطبہ عید میں بسط و تفصیل کے ساتھ پڑھ کر سنا دیا جائے۔

((وھذا کما تریٰ ولا فرق عندنا بین الامرین ولا تعجب مما ذکرت لک من المثال فقد استمر وعلیہ العمل عند اھل الحدیث فی بعض القریٰ من قدیر یہا اعظم گرٹھ وقد اختبرنا ثم تحققنا ان اھلھا لا یدیرون ان ید عواما ورثوہ من اسلافھم ولو کان ما استمروا علیہ والفوا علیہ سلفھم مما لا طائل تحتہ وَلا فائدة فیہ للمسلمین فیا للعجب اللھم اہد ھم الی ما یغیم و ینفعھم فی الدنیا والآخرة))

جواب :... (۲) پندرہویں شعبان کو حلوا پکانے سے اہل بدعت کے ساتھ مشابہت ہوگی اور دو ایک دن پہلے یا بعد میں پکانے میں ان کی مشابہت نہیں ہوگی۔ ((وھذا ظاھر لمن لہ

ادنی تامل)) اس لیے پہلے یا بعد میں پکا لیا جائے تو مضائقہ نہیں۔ لیکن سوال تو یہ ہے کہ اہل حدیث ان بدعتیوں کا بدعتی حلوا قبول کیوں کریں کہ بدلہ اتارنے کی ضرورت پیش آئے و نیز مکافات (بدلہ اتارنا) کب ضروری ہے، یہ خوب رہا کہ خود تو بدعت کہیں۔ اور لوگوں کو اس سے روکیں۔ لیکن اگر دوسروں کے یہاں سے یہ بدعتی حلوا پکا پکایا آجائے تو قبول کر لیں، اور مزے لے کر کھائیں۔ افسوس! کہ سنت سے محبت اور بدعت سے کلی نفرت ہے، تو جرأت سے کام لے کر بدعت والی چیز لینے سے انکار کردو۔ و نیز بدعتی حلوا آپ کے یہاں پہنچ جاتا ہے، تو اسراف کر کے پکانے کی کیا ضرورت ہے؟ آیا ہوا حلوہ بچوں کو خوش کرنے کے لیے کافی ہے، بچوں کو خوش کرنے کے بہانے خود کھانے کے ترکیب بھی خوب سوجھی۔ بچوں کو دین و سنت کے رنگ میں ایسا رنگو کہ ان پر ماحول کا اثر نہ پڑے اور سبیل کے شربت اور شب برات کے حلوے، دیوالی کی مٹھائی اور اس قسم کے بدعتی اور مشرکانہ کھانوں سے پوری نفرت پیدا ہو جائے، اور وہ اس کو شیطانی کھانا یقین کرنے لگیں والدین لائق اور سچے متبع سنت ہوں، غافل اور مداہن نہ ہوں تو بچوں کا ایسا ہو جانا بالکل آسان ہے، و نیز کیا بچے بغیر حلوے کے خوش نہیں ہو سکتے، اور کیا ان کا ہر حال میں خوش کرنا ضروری ہے، خواہ وہ کیسی ہی مکروہ اور مضر چیز کیوں نہ مانگیں اور اس کے لیے ضد کریں سوچو اور غور کرو حیلہ جوئی اور مداہنت دین کو برباد کر ڈالتی ہے۔

(محدث دہلی جلد ۱۰ شمارہ ۷۔ نومبر ۱۹۴۲ء)

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاویٰ علمائے حدیث

جلد 06 ص 473

محدث فتویٰ